احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے
Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۸/۴۳ | جمعرات ۱۳- ذیقعدہ ۱۴۱۳ھ، ۶- ہجرت ۱۳۷۲ہش، ۶- مئی ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۰۳

محترم کرنل مرزا داؤد احمد صاحب کی تشویشناک علالت

ربوہ: ۵، مئی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ رقم فرماتے ہیں:
میرے بھائی کرنل (ریٹائرڈ) مرزا داؤد احمد صاحب برین ہیمرج کی وجہ سے یکم مئی سے بیہوش ہیں۔ بیہوشی تاحال جاری ہے۔ حالت تشویشناک ہے احباب کرام سے خصوصی درد مندانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

وہ خدا جس نے ابتداء میں پیدا کیا اور درمیانی حالات بھی اس کے قبضہ اور تصرّف میں ہیں اور انجام کار بھی اسی کی حکومت اور اسی سے واسطہ پڑے گا۔ اس خدا سے فارغ محض اور غافل ہو جانا اس کا نتیجہ ہرگز خیر نہیں ہو سکے گا۔ وہ خدا جس کے انعامات انسان کے ساتھ ہر حال میں شامل رہتے ہیں اور وہ بے شمار اور بے اندازہ احسانات ہیں اسی کا شکر کرتے رہنا بہت ضروری ہے۔ شکر اسی کو کہتے ہیں کہ سچّے دل سے اقرار کرے کہ واقعی اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ایسی ہیں کہ بے شمار اور بے اندازہ ہیں۔"
(ملفوظات جلد پنجم صـ ۶۴۳)

۲۱، مئی سے خطبہ کا وقت

ڈش انٹینا کے ذریعے خطبہ سننے والوں کی اطلاع کے لئے گذارش ہے کہ ۲۱، مئی ۱۹۹۳ء کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ کے آغاز کا وقت لندن کے وقت کے مطابق ایک بجکر ۲۰ منٹ ہوگا۔ اس طرح سے پاکستان کے وقت کے مطابق خطبہ کا آغاز پانچ بجکر بیس منٹ پر ہوا کرے گا۔

درخواست دعا

○ محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم قریشی محمد افضل صاحب سابق مربی مغربی افریقہ ماریشس پر دل کا شدید حملہ ہوا ہے اور حالت تشویشناک ہے۔ موصوفہ اپنے بیٹے کے پاس اوکاڑہ کے سرکاری ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

○ محترم مولانا محمد شریف صاحب استاذ جامعہ احمدیہ جو علاج کی غرض سے اسلام آباد تشریف لے گئے تھے اب واپس ربوہ تشریف لے آئے ہیں۔ طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔
انکی صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

"اب انسانیت کے نام پر ہمیں جلسے کرنے چاہئیں"۔
حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

کام کرنے سے پہلے نفس کا محاسبہ کرنا چاہیئے

اقتباس از تقریر فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

"ہر ایک انسان کو چاہیئے کہ جب وہ کوئی کام کرنے لگے تو اس کے شروع کرنے سے پہلے اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور اس سے دو سوال کرے۔ (۱) اس کام کے کرنے کی غرض کیا ہے؟۔ (۲) کس کی خاطر یہ کام کرنے لگا ہے؟ سوال اوّل تو اس کو یہ فائدہ دے گا کہ اگر وہ کام بُرا ہے تو اس سوال کے جواب سے اس کی برائی کا اس کو علم ہو جائے گا کیونکہ اغراض کے ساتھ ہی چیزوں کی نیکی یا بدی وابستہ ہے۔ جب اس کا نفس اس کے سوال کا جواب دے گا اور اس کام کی برائی اس پر ظاہر ہوگی تو خود بخود اس کے دل میں شرمندگی پیدا ہوگی اور نفس کا جوش ٹھنڈا پڑ جاوے گا کیونکہ شرمندگی اور ندامت سے نفس کا جوش ٹھنڈا پڑ جایا کرتا ہے مثلاً چوری ہے اس کے ارتکاب کا جب خیال پیدا ہو تو اپنے آپ سے سوال کرے کہ میں کیوں کرنے لگا ہوں۔ کہے گا۔ مال حاصل کرنے کے لئے۔ اس پر سوال کر سکتا ہے کہ مال حاصل کرنے کے واسطے خدا نے اور ذریعے نہیں بنائے؟ کہ میں دوسرے کا مال بلا وجہ لوٹتا ہوں اور اگر میرے ساتھ ایسا ہی معاملہ کوئی کرے تو میں اسے کیسا ناپسند کروں گا۔ اس طرح اس کا نفس لاجواب ہو جائے گا اور وہ چوری کرنے سے رُک جائے گا تو یہ پہلا محاسبہ ہے جو کسی کام کے کرنے سے پہلے نفس سے کرنا چاہیئے۔ ہاں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ بعض اوقات جب کسی فعل کے متعلق نفس سے سوال کیا جائے گا تو وہ جواب دے گا کہ یہ نیکی ہے لیکن اس پر اگر جرح کی جاوے تو پکڑا جائے گا۔ اور شرمندہ ہوگا تو بہت سے گناہ پہلے ہی سوال پر چھوٹ جائیں گے اور بہت سے دوسرے تیسرے پر۔ لیکن کبھی ایسا ہوگا کہ اس محاسبہ کے بعد معلوم ہوگا کہ جو کام یہ کرنے لگا ہے وہ نیکی ہے اور اس کے اور دوسروں کے لئے موجب نفع ہے اس وقت بھی یہ محاسبہ کو ختم نہ کرے بلکہ محاسبہ اولیٰ کی دوسری شق سے کام لے اور وہ یہ ہے کہ

(۲) اپنے نفس سے سوال کرے کہ یہ کام میں کس کی خاطر کرتا ہوں؟ اس سوال کے جواب سے اسے معلوم ہوگا کہ کئی باتیں جو بظاہر نیک معلوم ہوتی تھیں درحقیقت بدیاں تھیں مثلاً نماز پڑھتے وقت یا صدقہ دیتے وقت یا احسان کرتے وقت پہلے محاسبہ کے جواب میں اس کا نفس ثابت کرے گا کہ یہ سب کام مفید ہیں لیکن اگر ریاً اور سمعت کے لئے یہ اس نے کام کرنے چاہے تھے تو دوسرے سوال کے جواب پر کہ میں یہ کام کس کی خاطر کرنے لگا ہوں۔ وہ جُبہ نیکی کا جو نفس نے ان کاموں کو پہنایا تھا اُتر جاوے گا اور اُسے معلوم ہو جاوے گا کہ یہ نیکی بھی بدی تھی اور فوراً یہ اپنے ارادہ کو بدل کر محض خدا کے لئے یا بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے اس کام کے کرنے کی نیت کرے گا اور بدی کو نیکی سے بدل دے گا۔"
(از خطبہ مطبوعہ الفضل ۱۸، نومبر ۱۹۱۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۶۔ ہجرت ۱۳۷۲ ہش — ۶۔ مئی ۱۹۹۳ء

ہمارے اختیارات ـــ اور بے اختیاری

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جتنے بھی قویٰ دئے ہیں وہ بادی النظر میں انسان ہی کے اختیار میں لگتے ہیں اور ایک حد تک ہیں بھی اسی کے اختیار میں۔ وہ چاہے تو ہاتھ کو ہلائے اور چاہے تو بغیر حرکت کے رہنے دے۔ چاہے تو پاؤں سے کام لے اور اِدھر اُدھر چلے پھرے، لیکن چاہے تو بیٹھا ہی رہے یا لیٹا ہی رہے۔ اسی طرح باقی سارے قویٰ کی کیفیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے دئے ہیں اور یہ اختیار دے دیا ہے کہ اب جو چاہو کرو۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ ہم دنیا میں جو انسانوں میں فرق دیکھتے ہیں۔ اس میں بھی قویٰ کے استعمال ہی کا دخل ہے۔ کوئی کتنی کوشش کرتا ہے۔ کتنے ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ کتنا سوچتا سمجھتا اور اپنی عقل سے کام لیتا ہے۔ کیا ایک ہی حال پر رہنا پسند کرتا ہے یا ترقی کا خواہاں ہے۔ آج اس کے پاس کیا ہے۔ اور وہ کیا چاہتا ہے۔ کہ کل اس کے پاس کیا ہو۔ جو کچھ اس کے پاس ہے اسے وہ بڑھاتا ہے یا گھٹاتا ہے۔ یہ سب باتیں بہت حد تک اس کے اختیار میں ہیں۔ اس میں تو کچھ شک نہیں کہ نتائج خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ لیکن ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ محنت تو صحیح خطوط پر کی جائے اور نتیجہ غلط نکلے۔ اللہ تعالیٰ کو تو ہماری بہبود سے تعلق ہے۔ وہ جان بوجھ کر تو ہماری کوششوں کو ناکام نہیں دیکھنا چاہتا۔ اسلئے گو نتائج خدا کے ہاتھ میں ہیں لیکن کوشش صحیح ہو تو نتیجہ ضرور صحیح نکلتا ہے۔

البتہ اس اختیار کو اللہ تعالیٰ نے یوں کُلّی طور پر اپنے ہاتھ میں رکھا ہؤا ہے کہ وہ جب چاہے انسان کے تمام اختیارات چھین لے۔ اور اس دنیا سے دوسری دنیا میں لے جائے اور یہ ایسی بات ہے جس پر کسی انسان کو ایک ذرّہ بھر بھی اختیار نہیں۔ زندگی اور موت خدا کے ہاتھ میں ہے۔ زندگی اختیار کا نام ہے تو موت بے اختیاری کا۔ اور جب بے اختیاری کا وقت آتا ہے تو انسان اپنے قویٰ سے اتنا کام بھی نہیں لے سکتا کہ منہ سے آواز ہی نکال لے۔ یا اپنے ہاتھ کو ہلائے۔ کسی چیز کا پکڑنا تو درکنار وہ اتنا بھی نہیں کر سکتا کہ ہاتھ کو جنبش ہی دے لے۔

یہ ہے وہ وقت جسے انسان کو اپنے اختیار کو استعمال کرتے ہوتے ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اور یہی وہ وقت ہے جس کے خیال سے انسان اپنے اختیار سے بڑھنے سے گریز کرتا ہے اور ہر اختیار کو خدا تعالیٰ کی عطا سمجھ کر صحیح خطوط پر ہی استعمال کرتا ہے۔ بے شک ہمیں اختیار دیا گیا ہے۔ لیکن ہمارے ہر اختیار کی ڈوری خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

ہر کوششِ ناکام سبق دیتی ہے مجھ کو
لازم ہے کہ مَیں سوچ کے دھاروں کو بدل دوں
طوفان تو طوفان ہے طوفان رہے گا
لہروں سے لڑوں اور کناروں کو بدل دوں

ـــــ ابوالاقبال

اوٹ میں مذہب کی کرتے ہیں کیسے گندے دھندے لوگ
ظاہر جن کا صاف ہے لیکن اندر سے ہیں گندے لوگ

آنکھیں اپنی کھول کے رکھنا سوچ سمجھ کر چلنا تم
ہر جانب ہیں اس دنیا میں آنکھوں والے اندھے لوگ

منزل کی جب چاہ میں، مَیں نے ٹھوکر کھائی تو یہ جانا
لے کر راہوں میں بیٹھے ہیں کیسے کیسے پھندے لوگ

محنت ہو یا مزدوری ہو، چوری ڈاکہ، ہیرا پھیری
پیٹ کی خاطر کرتے ہیں یہ سارے گورکھ دھندے لوگ

اپنی یہ دنیا پھر کیا جنّت سے کم تر ہوگی
دنیا میں گر بن جائیں ہم سب اللہ کے بندے لوگ

منوّر احمد قریشی۔ راولپنڈی

ڈِش انٹینا

تُو نے انٹینا کے جو دام بتائے ہمدم!
اُن تک اے کاش ہماری بھی رسائی ہوتی
کچھ تو ہوتی دلِ مہجور کو تسکیں یارب!
وہ نہ آتے یہاں تصویر تو آئی ہوتی

ـــــ میجر (ریٹائرڈ) منظور احمد

جب خدا کے نام پر آپ سے مانگا جائے تو خدا کو حاضر ناظر جان کر اپنے حالات پر غور کر کے اس سے تعلق بڑھانے کے لئے۔ اس سے پیار کے رشتے کو قائم کرنے کیلئے پیش کیا کریں پھر دیکھیں آپ کی تنگ دستیاں بھی دور ہونی شروع ہو جائیں گی اور آپ کے رزق میں غیر معمولی وسعت ملے گی اور ایسی وسعت نہیں ملے گی جو آپ کے لئے ابتلاء لے کر آئے۔ ایسی وسعت ملے گی جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کی بدلیاں آپ کے لئے اٹھالائے گی۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

کلاہِ فتح و ظفر ہیچ سر نمے باید
مگر سریکہ پئے حفظِ دیں فدا باشد

کوئی سر فتح و ظفر کا تاج نہیں پہن سکتا سوائے اس کے جو دین کی حفاظت کے لئے قربان ہو

نشانہائے سماوی بہ ہیچ کس ندھند
مگر کسیکہ زِ خود گم پئے خدا باشد

کسی شخص کو آسمانی نشان نہیں ملتے مگر اُسی کو جو خدا کی خاطر فنا ہو جائے

کسے رسد بمقامِ خوارق و اعجاز
کہ در مقامِ مصافات و اصطفا باشد

وہی شخص خوارق اور معجزوں کے درجہ پہ پہنچتا ہے جو دوستی اور برگزیدگی کے مقام پر ہو

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں ہماری توجہ اس بات کی طرف مبذول فرماتے ہیں کہ ہر قسم کی کامیابی اور صحیح معنوں میں عزت صرف دین کی خدمت اور اس کی حفاظت کے لئے قربانیاں دینے سے ملتی ہے۔ اور انسان کا خدا تعالیٰ سے رابطہ بھی انہی باتوں سے بڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اگر کسی شخص کے لئے اپنی مدد کو معجزانہ طور پر ظاہر فرماتا ہے۔ تو وہ ایسا ہی شخص ہوتا ہے کہ جو اپنی نفی کر کے خدا تعالیٰ کی ذات میں گم ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص کے لئے خدا تعالیٰ عجیب در عجیب باتوں کا ظہور فرماتا ہے لیکن وہ اس بات کی بھی توقع رکھتا ہے کہ یہ شخص خدا تعالیٰ سے دوستی کا دم بھرے اور اسی کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دے۔

ان تین اشعار میں سے پہلے شعر میں حضور فرماتے ہیں کہ فتح و ظفر کا تاج پہننے کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ انسان اپنی تمام طاقتوں کو دین کی حفاظت کے لئے لگا دے حتیٰ کہ اگر ضرورت پیش آئے تو وہ دین کی راہ میں اپنی جان بھی قربان کر دے۔ یعنی دین کا کام کرنے والا ہی دراصل دنیا میں حقیقی عزت حاصل کرتا ہے۔

عام طور پر لوگ آسمانی نشانوں کا ذکر کرتے ہیں اور اس میں کیا شک ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے وجود کے اظہار کے لئے ہر لمحہ اس دنیا میں نشانات دکھاتا ہے۔ یہ نشانات ان لوگوں کے ذریعے دنیا کو دکھائے جاتے ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی خاطر فنا کر لیا ہوتا ہے جو ہر بات کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف دیکھتے ہیں اور ہر کام کرتے وقت جن کو صرف اور صرف یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ کام خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر کیا جا رہا ہے ان کی اپنی مرضی اور اپنا منشاء ہیچ ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی مرضی اور خدا تعالیٰ کا منشاء ان کا ایسا ہدف بن جاتا ہے جس کو حاصل کئے بغیر اپنی زندگی کو وہ بے معنی سمجھتے ہیں۔

حضور اسی بات کو ایک اور رنگ میں بھی دہراتے ہیں اور وہ یہ کہ جہاں تک عجیب در عجیب باتوں کے ظہور کا تعلق ہے جنہیں اصطلاحاً معجزے بھی کہا جاتا ہے وہ صرف اور صرف ایسے لوگوں کو میسر آتے ہیں جو خدا تعالیٰ کے دوست بن جاتے ہیں جیسے کہ کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص خدا تعالیٰ کا ولی ہے اور خدا تعالیٰ جن لوگوں کو چن لیتا ہے۔ ان کی باتوں اور ان کے کام کی وجہ سے اپنا بنا لیتا ہے۔ اپنے بندے کہہ کر انہیں پکارتا ہے اور ان پر ہر لمحہ اپنی خوشی کا اظہار کرتا ہے ایسے لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے عجیب در عجیب باتوں کا مظہر بن جاتے ہیں۔

گویا کہ ان تین اشعار میں حضور نے ہماری توجہ اس بات کی طرف دلائی ہے کہ ہمیں خدا تعالیٰ سے اتنی محبت کرنی چاہیئے گویا کہ ہم اسی کی ذات میں فنا ہو گئے ہیں۔ ہمیں اپنی مرضی اور اپنے منشاء کی نفی کر دینی چاہیئے اور ہر بات اور ہر کام میں خدا تعالیٰ کی ہی رضا جوئی ہمارا مقصد ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اپنی زندگی کے ہر لمحے کو اسی کی رضا کے مطابق بسر کریں۔ اپنی نفی کرتے ہوئے اس کے وجود میں اتنے گم ہو جائیں کہ وہ ہمیں اپنے بندے کہنے لگے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی۔ اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے

علمی مسائل

عبادت کے معنے حل لغات میں بتائے جا چکے ہیں کہ کامل تذلل اور اتباع کے ہیں۔ جب تک پوری اتباع نہ ہو اور انسان اپنے نفس کو الٰہی تاثرات کے قبول کرنے کے قابل نہ بنائے اس کی عبادت، عبادت نہیں کہلا سکتی۔ جو شخص صرف ظاہری شکل عبادت کی پوری کرتا ہے وہ عابد نہیں کہلا سکتا کیونکہ اس نے تذلل اور اتباع کا نقشہ نہیں پیش کیا۔

اس آیت میں عبادت کے بارہ میں ایک لطیف اور مکمل تعلیم دی گئی ہے اور عبادت کی تکمیل کے لئے جن امور کی ضرورت ہے وہ سب بیان کئے گئے ہیں اور یہ بھی بتایا ہے کہ عبادت میں فائدہ کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ کامل عبادت کامل تعلق کو چاہتی ہے اور کامل تعلق کامل احسان سے پیدا ہوتا ہے اور کامل احسان وہ ہوتا ہے جو اس انسان پر بھی ہو جو عبادت کرتا ہے اور اس کے بزرگوں پر بھی ہو کیونکہ دنیا میں لوگ مخلصانہ تعلق دو ہی وجہ سے رکھتے ہیں۔ یا تو اس لئے کہ ان پر احسان کیا جائے یا اس لئے کہ ان کے بزرگوں پر احسان کیا گیا ہو۔ چنانچہ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہزاروں قربانیاں اس لئے پیش کی گئی ہیں کہ قربانی کرنے والوں کے ماں باپ پر کسی شخص کا احسان تھا گو خود ان سے کوئی خاص سلوک نہ تھا۔ ہزاروں جانیں ظالم بادشاہوں اور امراء کی خدمت میں اس لئے قربان کی جاتی رہی ہیں کہ ان ظالم بادشاہوں کے آباء نے ان قربانی کرنے والوں کے آباء سے حسن سلوک کیا تھا۔ پس اولاد نے احسان کے بدلہ کے طور پر باوجود خود مظلوم ہونے کے اپنی جانیں قربان کر دیں تا اس احسان کے ناقدر دان نہ قرار دیئے جائیں لیکن اگر دونوں قسم کے احسان جمع ہو جائیں تو پھر تو محبت کا جذبہ نہایت شدت سے ابھر آتا ہے۔ چنانچہ اس فطرتی جذبہ کو اپیل کرنے کے لئے اس آیت میں کہا گیا ہے کہ اے لوگو! اس ہستی کی عبادت کرو جو تمہاری بھی خالق ہے اور تمہارے آباء کی بھی۔ جب عارضی تعلقات کی بناء پر تم اخلاص کا معاملہ کرتے ہو تو کیوں اس ہستی سے اخلاص کا تعلق پیدا نہیں کرتے جو تمہاری بھی محسن ہے اور تمہارے آباء کی بھی محسن رہی ہے

اس آیت میں عبادت کی تحریک بھی نہایت عجیب اسلوب سے کی گئی ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ضرورت خوب واضح ہو جاتی ہے۔ اس جگہ عبادت کی تحریک ان الفاظ میں کی گئی ہے کہ اے لوگو۔ اس رب کی عبادت کرو جس نے تم کو بھی اور تمہارے بڑوں کو بھی پیدا کیا ہے اس میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ جو کسی وجود کو پیدا کرنے والا ہو وہی اس کی صحیح طاقتوں کو سمجھتا ہے یا ایک مکان بنانے والا انجینئر جانتا ہے کہ اس کی تعمیر کردہ عمارت کس حد تک بوجھ برداشت کر سکتی ہے اسی طرح حقیقی اصلاح خدا تعالیٰ ہی کر سکتا ہے جس نے انسان کو اور اس کے آباء کو پیدا کیا ہے اور وہی اس کی قوتوں کی حد بندی کو اچھی طرح جانتا ہے کسی اور ہستی کی عبادت کرنے کے یہ معنی ہیں کہ اپنے آپ کو ایسے ناواقف کے سپرد کر کے تباہ کروایا جائے جو انسان کی قابلیتوں اور اس کی حد بندیوں کو نہیں جانتا پس اصل عبادت جو صرف ظاہری رسوم کا نام نہیں بلکہ روحانی راستہ پر چلنے کا نام ہے خدا تعالیٰ کی ہی مناسب ہے کیونکہ وہی جانتا ہے کہ انسان کی قوتیں کیا ہیں اور انہیں کن ذرائع سے بڑھایا اور مکمل کیا جا سکتا ہے

اس کے بعد عبادت کی وجہ بھی بتا دی کہ عبادت کی غرض صرف اقرار عبودیت نہیں۔ اگر صرف اقرار عبودیت کسی عبادت کا مقصد ہوتا تب بھی خدا تعالیٰ کے سوا دوسرے کسی کی عبادت کرنا گو ظلم ہوتا مگر اس قدر مضر نہ ہوتا۔ مگر عبادت تو حصول تقویٰ کے لئے کی جاتی ہے یعنی تکمیل روحانیت کے لئے اور تکمیل روحانیت وہ ہستیاں کس طرح کر سکتی ہیں جو انسان کی خالق نہیں اور اس کی مخفی طاقتوں اور حد بندیوں سے واقف نہیں وہ تو اسے مکمل کرنے کی بجائے توڑ کر رکھ دیں گی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جب بھی انسان نے اپنی باگ ڈور غیر اللہ کے سپرد کی ہے نقصان اٹھایا ہے۔ کسی رہنما نے کھلی آزادی دے کر روحانی تکمیل کی راہوں سے بالکل دور پھینک دیا اور کسی رہنما نے انسانی قوتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ایسا بوجھ لاد دیا کہ انسان اس بوجھ تلے دب کر رہ گیا۔ کسی نے رہبانیت کے اختیار اور طیبات سے اجتناب کرنے کی تعلیم دی تو کسی نے مضر اور مفید میں فرق نہ کرتے ہوئے شریعت کو لعنت قرار دے کر انسان کو تباہی کے گڑھے میں گرا دیا۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے ایسی تعلیم دی کہ جس کی مدد سے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات — نون سین

جنوبی افریقہ

اگرچہ جنوبی افریقہ میں ابھی ایک آدمی ایک ووٹ کے مطابق انتخابات کی تاریخ تو مقرر نہیں کی گئی لیکن نیلسن منڈیلا جو نیشنل کانگریس کے صدر ہیں اس بات پر زور بھی دے رہے ہیں کہ تاریخ فوری طور پر مقرر ہونی چاہیئے اور انہوں نے اپنی پارٹی کے کارکنوں کو یہ اشارہ بھی دیا ہے کہ وہ تیاری شروع کر دیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم حکومت کا کنٹرول سنبھالنے کے لئے تیار ہیں اور اگر فوری طور پر یہ ہمارے ہاتھ میں نہ دیا گیا تو جو خون خرابہ اب ہو رہا ہے اس سے کہیں زیادہ خون خرابہ ہونے کا خدشہ ہے۔ نیلسن منڈیلا کو اس بات کا خیال ہے کہ وہ ۵۳ فیصد ووٹ حاصل کر سکیں گے اور ان کے مقابلہ میں صدر ڈی کلارک کو صرف ۳۰ فیصد ووٹ ملیں گے۔

صدر مملکت ڈی کلارک کی پارٹی کا نام نیشنل پارٹی ہے اور نیلسن منڈیلا کی پارٹی کا نام افریقن نیشنل کانگریس ہے۔ گذشتہ روز نیشنل پارٹی یعنی ڈی کلارک کی پارٹی نے ایک مہم شروع کر دی تاکہ وہ لوگوں کو بتا سکیں کہ یہ انتخابات کیسے ہوں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم نے ۲۰ فیصد لوگوں کے دل تو پہلے ہی جیت لئے ہیں اگرچہ نیشنل پارٹی کے اراکین یہ قبل از وقت بتانے کے لئے تیار نہیں کہ ان کی پارٹی کتنے فیصد ووٹ حاصل کرے گی لیکن انہوں نے یہ کہا ہے کہ افریقن نیشنل کانگریس ۴۹ سے ۵۲ فیصد تک ووٹ حاصل کر سکتی ہے۔ اور جہاں تک ڈی کلارک کی نیشنل پارٹی کا تعلق ہے وہ ان سے کسی قدر کم یعنی ۲۶ فیصد ووٹ حاصل کرے گی۔ یہ بات تو ظاہر و باہر ہے کہ ملک سیاہ فام لوگوں کا ہے۔ اکثریت انہی کی ہے اس لئے افریقن نیشنل کانگریس کو خاصے زیادہ ووٹ ملنے چاہئیں۔ اس پارٹی نے ایک کوآرڈینیٹر بھی بنایا ہے اور ان کا یہ خیال ہے کہ اپنے دس لاکھ حامیوں کو اس بات کے لئے تیار کیا جائے کہ زیادہ سے زیادہ ووٹ افریقن نیشنل کانگریس کو ملنے چاہئیں۔ وہ اس سلسلے میں خاصی تحقیق بھی کر رہے ہیں اور ووٹوں کی اتھل پتھل کی بھی تیاری ہو رہی ہے اس طرح جتنے ووٹ حاصل کر سکتے ہیں ان کے لئے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ عنقریب ایک کانفرنس منعقد کی جانے والی ہے جس میں حکومت اور نیشنل کانگریس کے افراد شامل ہوں گے اور اس میں تاریخ کا تعین کیا جائے گا عام طور پر اندازے یہی لگائے جا رہے ہیں کہ مئی میں الیکشن ہو جائیں گے۔ اگرچہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ انتخابات ہو جانے کے بعد کتنا عرصہ لگے گا تاکہ سیاہ فام لوگوں کو پوری طرح اختیارات مل جائیں۔

بعض پارٹیوں کا یہ خیال ہے کہ انتخابات ۱۹۹۴ء کی پہلی سہ ماہی میں ہونے کا امکان ہے۔ سفید فام وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ ملک بھر میں انتخابات کے لئے انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں۔ سیاہ فام لوگ سفید فام لوگوں سے پانچ گنا تعداد میں زیادہ ہیں۔ اور اس بات کو مد نظر رکھ لیا گیا ہے کہ یہ ۵:۱ کی نسبت کے انتخابات ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ اگرچہ ان انتظامات کی تمام پارٹیوں نے توثیق تو نہیں کی لیکن ان کو اتنے وسیع البنیاد بنایا گیا ہے کہ امید ہے کہ کسی پارٹی کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ اور چھوٹے موٹے اعتراضات کسی وقت بھی دور کئے جا سکتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس سے پہلے صرف ۵ء۵ ملین سفید فام لوگوں ہی کو ووٹ ڈالنے ہوتے تھے۔ جبکہ اب ان سے بہت زیادہ لوگوں کو ووٹ ڈالنے ہیں۔ انتظامات کو خاصا وسیع کیا گیا ہے جن لوگوں نے ووٹ ڈالنے ہیں ان کے ۸۴ فیصد کے پاس اپنے آئیڈینٹٹی کاغذات موجود ہیں۔ لیکن ساٹھ ہزار نئی آئیڈینٹٹی کتابیں ہر ہفتے جاری کی جا رہی ہیں۔

غریب لوگ

چونکہ گذشتہ چار سال میں افراط زر کی شرح ۴۵ فیصد ہو گئی ہے اس لئے ۱۹۸۸ء سے ۱۹۹۲ء تک اندازوں کے مطابق وہ لوگ جنہیں غربت کے زمرے میں شامل کیا جا سکتا ہے ان کی تعداد اب بڑھ کر ۲۹ فی صد ہو گئی ہے۔ بنیادی ضروریات زندگی کو سامنے رکھتے ہوئے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ماہانہ خرچ ۳۶۲ روپے ہے یا یوں کہیئے کہ سال بھر میں ۴۳۴۶ روپے ہے۔ جس کا مطلب یہ لیا جا رہا ہے کہ فی کس آمدنی جو کہ ۱۰۴۴۶ روپے تھی (۹۱-۹۲ میں) اسکے باوجود ۳۳ فیصد لوگ غربت کی زندگی بسر کر رہے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے پاس ۴۳۴۶ روپے سے بھی کم آمدنی ہے۔ اور یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ غرباء اور امراء میں فرق بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ یہ غربت زیادہ تر شہری علاقوں میں پائی جاتی ہے۔ جہاں پر ۳۷ فیصد لوگ یا ۴۷ گھرانے فی صد موجود ہیں جو غربت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جہاں تک دیہات کا تعلق ہے وہاں ۱۷ فیصد افراد یا ۲۴ فیصد گھرانے غریب ہیں۔ یہ اعداد و شمار ۱۹۸۷-۸۸ء کی ہاؤس ہولڈ انکم اور اخراجات کے سروے سے لئے گئے ہیں۔ اب اس کو ۹۱-۹۲ء تک بڑھا کر پیش کیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سب سے زیادہ تکلیف دہ بات یہ ہے کہ اگرچہ یہ لوگ غربت کی زندگی بسر کر رہے ہیں غرباء اور امراء میں جو فرق ہے۔ وہ بڑھتا جا رہا ہے اور یہی ایسی بات ہے جو معاشرے میں خطرے کی گھنٹی بجاتی ہے۔

مولانا کوثر نیازی وزیر اطلاعات

قومی حکومت کے وفاقی وزیر اطلاعات مولانا کوثر نیازی نے کہا ہے کہ کسی شخص کو اس بات کی اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ صوبائی تعصبات کو ابھارے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر اس قسم کی منفی سیاست جاری رہی تو اس بات کا خدشہ ہے کہ ملک اکائی نہیں رہ سکے گا۔ یعنی اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کا ڈر ہے۔ آپ ملتان پریس کلب میں اخبار نویسوں سے بات کر رہے تھے۔ پریس کلب اس کا نام "گفتگو" رکھتی ہے۔

وزیر موصوف نے کہا کہ ایسے لوگ جو صوبائی تعصبات کو ابھارتے ہیں وہ محب وطن نہیں کہلائے جا سکتے۔

مولانا کوثر نیازی نے مزید کہا ہے کوئی مصنوعی لیڈرشپ قوم کی حقیقی رہنمائی نہیں کر سکتی۔ انہوں نے معزول وزیر اعظم کی لیڈرشپ کے لئے کہا کہ وہ ٹسٹ ٹیوب لیڈرشپ تھی کیونکہ انہوں نے کبھی حزب اختلاف کے ساتھ کام نہیں کیا۔ انہیں اس بات کا بھی پتہ نہیں ہے کہ کہاں کہاں مشکلات پیش آتی ہیں اور کہاں کہاں تعذیب خانے موجود ہیں۔ یا لوگوں کو ہتھکڑیاں یا بیڑیاں پہنا کر رکھا جا رہا ہے انہوں نے مزید کہا کہ جو لوگ صوبائی تعصبات ابھار رہے ہیں وہ دراصل دریا میں آگ لگانے والے ہیں آپ نے پنجاب کی اسمبلی میں عدم اعتماد کی تحریک کا بھی ذکر کیا۔ صدر مملکت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اس عہدے پر جو شخص بھی ہو اسے بے بس نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اسے اتنا طاقتور ہونا چاہیئے کہ اگر وہ کسی وقت کوئی تبدیلی مناسب سمجھے تو وہ تبدیلی عمل میں لانا اس کے لئے کسی طرح بھی مشکل نہ ہو۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ جب انتخابات ہونگے تو کیئر ٹیکر حکومت جسے قومی حکومت بھی کہا جاتا ہے کے افراد کو حصہ لینے سے کوئی چیز روک نہیں سکے گی۔

ٹیلی وژن کے سلسلے میں آپ نے بتایا کہ یہ کوئی آسان کام نہیں ہے کہ مزید ٹیلی وژن سٹیشن قائم کئے جائیں۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ موجودہ ٹیلی وژن کے پروگراموں کو وسیع تر بنایا جائے۔ اور اس میں سب کی شمولیت ہونی چاہیئے انہوں نے آغاز ہی میں کہہ دیا تھا کہ اسے وزیر نامہ نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر وزیروں کی خبر دینی ہی ہو تو سب سے آخر پر خبر دی جائے تاکہ اگر کوئی چاہے تو اس وقت ٹیلی وژن کو بند کر دے اور وہ ان خبروں کا حصہ نہ دیکھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ٹیلی وژن صرف حکومت کا نہیں ہوتا بلکہ سارے ملک کا ہوتا ہے۔ اس لئے حزب اختلاف کو بھی باقاعدہ وقت ملنا چاہیئے ان کی خبریں اپنی اہمیت کے لحاظ سے ٹیلی وژن پر نشر کی جانی چاہئیں۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا
اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

فرنٹیئر پوسٹ
۲۳- اپریل ۱۹۹۳ء

فرنٹیئر پوسٹ کے ۲۳ اپریل ۱۹۹۳ء کے شمارے میں محمد انور خان کراچی سے خطوط کے کالم میں لکھتے ہیں۔

کم از کم ہمارے ملک میں ذہنی طور پر پسماندہ لوگوں سے اگر دشمنی کا سلوک بھی نہیں کیا جاتا اور یہ بات ہے عمومی طور پر اگرچہ اس میں استثناء بھی ہیں لیکن والدین بھی عام طور پر چاہتے ہیں کہ ایسے بچے ان کے ہاں پیدا ہی نہ ہوتے اور ان میں سے بعض یہ بھی چاہتے ہیں کہ کچھ اور لوگ یعنی والدین کے علاوہ ان کی دیکھ بھال کریں۔

عام طور پر دلیل یہ دی جاتی ہے کہ باغات کو خوبصورت رکھنے کے لئے بعض کمزور پودوں کو اور ایسی جھاڑیوں کو جو بلا ضرورت اگ پڑتی ہیں وہاں سے ہٹانا پڑتا ہے۔ اگر اس دلیل کو اس کے منطقی انجام تک پہنچایا جائے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ اگر یہ ممکن ہو تو جو لوگ ذہنی طور پر پسماندہ ہیں انہیں بھی معاشرے سے پرے ہٹا دیا جائے یعنی ان کا وجود قائم نہ رہنے دیا جائے۔ ذہنی پسماندہ لوگوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ تو گوبھی کی طرح ہیں یا گوبھی کی سی زندگی گذار رہے ہیں اور بعض لوگ ان کے زندہ رہنے کا کوئی جواز نہیں دیتے۔

یہ ایک ایسا رویہ ہے جسے تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ ذہنی پسماندہ لوگ چاہے وہ تھوڑے سے پسماندہ ہیں یا بہت زیادہ ویسے ہی اچھے انسان ہیں جیسے دوسرے لوگ اور ان کو بھی زندہ رہنے کا ویسا ہی حق ہے جیسے دوسرے لوگوں کو یہ بات قطعاً غلط ہے کہ انہیں پودوں اور سبزیوں کے ساتھ تشبیہ دی جائے۔

اگر ان لوگوں کو ذہن میں رکھا جائے جو زیادہ ذہنی پسماندہ نہیں ہیں اور سب سے پہلے انہی کا ذکر کیا جائے تو حال ہی میں PARENT'S VOICE ASSOCIATION پیرنٹس وائس ایسوسی ایشن کی ایک کمیٹی کے رکن نے امریکہ کا دورہ کیا اور وہاں کئی تنظیموں کے ساتھ ملاقات کرنے کے بعد (اور یہ تنظیمیں وہاں پسماندگان ہی کا خیال رکھتی ہیں اور انہیں اپنے ہاں نوکری دیتی ہیں) اس خیال کا اظہار کیا کہ ان کے آجر بہت زیادہ ان کے کام سے مطمئن ہیں ان کی پیداوار کی شرح بے شک کسی قدر کم رفتار رکھتی ہو لیکن وہ باقاعدگی سے حاضر ہوتے تھے جو ان کو تنخواہ ملتی تھی وہ اس سے پوری طرح مطمئن تھے اور سٹرائک کرنے کا تو ان کے دل میں خیال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا نہ ہی وہ کسی طرح کا انتظامیہ میں فساد پیدا کرتے تھے اور یہ ایسی باتیں ہیں جو ان کی پیداوار کی کم رفتاری کا اچھا بدل سمجھی جا سکتی ہیں۔ صرف ایک ہی مسئلہ جو سامنے آیا یہ تھا کہ ان کے لئے خاص قسم کے کام متعین کرنے پڑتے ہیں تاکہ ان کی اہلیت اور قابلیت کے مطابق ان سے کام لیا جا سکے۔

اگر یہ بات امریکہ میں کی جا سکتی ہے تو ہمارے ہاں کیوں نہیں؟ ہمیں اپنے کاموں کو اس طرح مختلف شعبوں میں تقسیم کرنا چاہیئے کہ ان ذہنی پسماندہ لوگوں کی اہلیت اور قابلیت کے مطابق انہیں کام دیا جا سکے۔ اس طرح وہ اپنی روزی بھی کما سکتے ہیں اور روزی کمانے کی وجہ سے وہ اپنے خاندانوں یا معاشرے پر کسی قسم کا بوجھ بننے کی بجائے باعزت افراد سمجھے جائیں گے۔ ان کے لئے اچھی ماحول اور ان کی اہلیت کے مطابق کام کا تعین ہی وہ کام ہے جو پیرنٹس وائس ایسوسی ایشن نے شروع کیا ہے۔

اس ورکشاپ کا قیام ضروری ہے۔ اگرچہ اس میں کچھ وقت ضرور لگے گا۔ اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ ایک ہی ورکشاپ ذہنی پسماندہ لوگوں کی ساری ضروریات کو پورا نہیں کر سکے گی۔ جس بات کی فوری طور پر ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ ان سے غفلت برتی جائے یا ان کو معاشرے سے الگ کر دیا جائے اور گلی کوچوں میں انہیں پھرنے دیا جائے یا انہیں مزاروں پر رکھا جائے انہیں محبت دینی چاہیئے اور خصوصی سکولوں میں ان کی طرف توجہ دی جانی چاہیئے۔ جہاں کوشش یہ کی جائے کہ انہیں ایک خاص حد تک تعلیم اور تربیت دی جائے اور تربیت کسی ایسے رنگ میں جس کی طرف ان کے رجحان کا اظہار ہو اور جس کی وہ خواہش رکھتے ہوں۔ یہ بات ان کے لئے ممد ثابت ہو گی کہ وہ اس قسم کی ورکشاپس میں کام سیکھ کر اپنی زندگیوں کو بہتر بنائیں اور معاشرے میں اپنے لئے ایک مقام پیدا کریں۔

جہاں تک ذہنی پسماندہ لوگوں کا تعلق ہے ان کی ایک اچھی بات تو یہ ہے کہ وہ کوئی فساد پیدا نہیں کرتے۔ جیسا کہ دوسرے نارمل لوگ کرتے ہیں چاہے

باقی صفحہ ۶ پر

Special people need attention

The tendency among the general public towards the mentally retarded persons, at least in our country, is not very sympathetic, if not hostile. With some exceptions even parents generally wish that such children were not born to them and some of them would even like that some others and not they take care of them.

It is generally argued that in order to make the gardens look beautiful, some weak plants and unwanted weeds need to be removed. Taking this argument to its logical conclusion, they would like that if it was possible, mentally handicapped persons should also be removed. The mentally handicapped are referred to as virtual cabbages or living a cabbage-like existence and some persons do not find any justification for their existence.

This attitude has got to be changed. The mentally handicapped persons, may they be moderately or profoundly retarded, are as good human beings as others and have the same right to exist as others. It is totally wrong to compare them with plants and vegetables.

Taking the case of other than profoundly retarded persons first, a member of executive committee of Parents Voice Association visited USA recently and after visiting several establishments, where mentally handicapped persons were employed, observed that their employers were very much satisfied with their work. Their production rate may have been somewhat slow, but they were regular in attendance, were satisfied with wages paid to them and there was no question of their going on strike or creating any disturbance in the establishment. This more than compensated for any slow rate of production. The only problem however experienced was that jobs had to be designed for them specially to suit their capacity and ability and to save them from exposures to hazards.

If this has been achieved in USA why can it not be done in our country? By splitting jobs to suit their ability and capacity, they can be made to earn their own livelihood and thus instead of being burdens on families and society, they can be as honourable members of the society as any body else. For creating special environment and special jobs, Parents Voice Association has embarked on a project for a sheltered workshop.

While it is important that this workshop should be established, its establishment will take sometime. Also one workshop may not be able to meet all the needs of the mentally handicapped persons. What is needed immediately is that instead of ignoring them or discarding them on streets or tombs, they are provided affection at home and attention in special schools, where efforts should be made to impart education of some degree and training in any skills for which they show aptitude and willingness. This will help them in working in due course at sheltered workshops and other places and also to find a suitable place in society.

One good thing about the mentally handicapped persons is that they do not cause disturbance as can be caused by normal persons for pressing for their rights and demands. They will be prepared to accept any wages. It would infact be for someone else to see that jobs assigned to them suit their ability and that they are also paid reasonable wages.

There is no justification for neglecting the profoundly retarded persons either. They also deserve attention, first from their own families and then from other members of the society. Whatever attention is given to them brings out the best in us as human beings.

If we do not give attention to them, we do not have the right to call ourselves human beings and would be worse than even animals, who look after their offsprings right up to the end and in order to protect their offsprings, they sometimes lay down their own lives.

Some of us do not want that such children should be born at all. What will happen to the world when we are able to order the child that we want? Will we be rid of this problem? What is the guarantee that if only normal, healthy and intelligent children are born, they will not be affected subsequently with mental retardation?

Also it is some highly intelligent persons, who create all sorts of problems in the world. God save us from such intelligent persons. Although efforts and research need to be continued to ensure birth of healthy children and for their healthy living subsequently, in the given situation we have to go on living with all kinds of persons.

The remedy lies in making the best of the given situation and rather than feel annoyed or frustrated, one should recognise the reality and do one's best to ensure that all human beings are treated alike with respect and affection.

The mentally handicapped persons are special persons and they ask from all of us special attention and special love for themselves. This should be given to them. Love is not something for which one has to go to the market and pay any price.

God has endowed all human beings with this noble sentiment in a generous measure and there is no danger of it running in short supply. If these persons receive special attention and special love, they will also respond positively.

MOHAMMAD ANWAR KHAN,
Karachi.

THE FRONTIER POST *Friday April 23, 1993*

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) بشارت احمد

ربِّ کریم ـــــ ہمارا مشکل کُشا

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا ایک مشہور شعر ہے۔

؎ غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

اس فلسفہ کی صحیح حقیقت اور سچائی کا میں گواہ ہوں۔ کہ جب انسان سخت مشکل اور نامساعد حالات میں اپنے رب کریم کے آگے جھکے اس سے عرض معروض کرے تو ماحول خواہ جس قدر بھی گھمبیر ہو اگر اس ذاتِ عالی کو منظور ہو جائے تو پھر مشکل کشائی آناً فاناً ہو جاتی ہے۔ اسی قسم کا ایک واقعہ میرے ساتھ ۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگ کے دوران پیش آیا۔ چھمب کے محاذ پر حملہ کے دوران میں شدید زخمی ہوا۔ ۸ گھنٹوں بعد قیدی بنا لیا گیا۔ بذریعہ ہیلی کاپٹر سی۔ایم۔ایچ ادھم پور لے جایا گیا۔ بے یار و مددگار بے سہارا نہ کوئی ہمدرد و مونس۔ نہ کوئی دوست یار۔ ہر طرف غضبناک نظریں۔ قہر آلود نگاہیں غیظ و غضب میں ڈوبے تاثر۔ ڈاکٹری توجہ برائے نام۔ بھنگی کھانا لاتا۔ اس کے علاوہ پوچھ گچھ۔ سخت خوف۔ ڈر اور سراسیمگی کا ماحول۔ زخم کی وجہ سے بے انتہا درد اور تکلیف۔ نماز میں توجہ قائم نہ رہے۔ یا بیخبر رہوں یا بے ہوش ہو جاؤں۔ ایک رات بڑی مشکل سے دو رکعت نماز کا ارادہ باندھا۔ بارگاہ رب کریم میں عرض کی کہ اے بارِ الٰہ۔ عیسائیوں کے تین خدا ہیں۔ عام لوگوں نے ہر چیز کو اپنا خدا بنا لیا ہے۔ اپنی اولاد کو۔ جائیداد کو۔ دنیاوی تعلقات کو۔ مگر تیرے سوا میرا کوئی نہیں تو میرا اکیلا خدا ہے اگر تو نے بھی اس موقعہ پر میری حالت کو نہ بدلا تو میں کہیں کا نہیں رہوں گا۔ اگر تو چاہے تو میری حالت بدل سکتی ہے۔ اور اگر تو میری مدد کو نہ آیا تو میں ختم ہو جاؤں گا۔ نہیں یاد سلام پھیرا۔ یا بے ہوش ہو گیا۔ آواز آئی "دو اڑھائی ماہ میں پاکستان چلے جاؤ گے" آنکھ کھل گئی۔ لاچاری اور بے چارگی کے عالم میں کمرہ کے چاروں طرف نظر دوڑائی کوئی نہ تھا۔ البتہ مسلح گارڈ کے سپاہیوں کے خراٹوں کی آوازیں برآمدہ سے آ رہی تھیں۔ اسی وقت اندازہ ہو گیا کہ نصرت الٰہی نازل ہو گئی ہے۔

خیر ادھم پور سے دہلی منتقل ہوا۔ اور قربان جاؤں اپنے رب کریم پر عین اڑھائی ماہ کے بعد انٹرنیشنل ریڈ کراس کے طیارہ کے ذریعہ اسلام آباد ایئرپورٹ پر سب سے پہلے میرا سٹریچر نکالا گیا۔ سب تعریف خدا تعالےٰ کے لئے ہے۔

بشریٰ نذیر ـــــ

ایک چھوٹی سی بات

مکرم و محترم ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل ربوہ۔

پیارے انکل آپ نے "چھوٹی سی بات" کا جو سلسلہ شروع کیا ہے وہ سب کے لئے بہت مفید ہے۔ بہت سی ایسی باتیں ہوتی ہیں جن کو معمولی اور عام سمجھ کر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اس چھوٹی سی بات کو پڑھ کر اور پھر ان پر عمل کر کے ان کی اہمیت کا اندازہ ہوا ہے۔

اب چونکہ گرمیاں شروع ہو چکی ہیں اور الفضل کے ذریعہ سے بھی لوگوں کو گھر بیٹھے بٹھائے موسم کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے والدین کا فرض ہے کہ وہ بچوں کو ننگے سر باہر نہ جانے دیا کریں۔ اور بچوں کا بھی حق ہے کہ وہ بغیر کام کے گھر سے باہر نہ نکلا کریں اگر کام کے سلسلے میں جانا پڑے تو جوتے پہن کر اور سر پر کپڑا لے کر باہر جائیں بچوں اور بڑوں سب کو گرمی اور لو سے بچنا چاہیئے اور ساتھ پانی کا کثرت سے استعمال کریں۔ اور چھوٹے بچوں کو ننگے پاؤں کمرے سے باہر نہ نکلنے دیں۔

آپ اس پر عمل کر کے دیکھیں یقیناً آپ کو اس چھوٹی سی بات پر عمل کرنے سے بہت زیادہ فائدہ ہو گا۔

بقیہ صفحہ ۳

نہ تو وہ اپنی ذمہ واریوں کو بھلا دے اور نہ ایسے بوجھوں تلے دب جائے جو اس کی فطرت کو کچل کر رکھ دیں۔ غرض لعلکم تتقون کہہ کر اس طرف توجہ دلائی کہ عبادت کی غرض یہ ہوتی ہے کہ انسان فطرت صحیحہ کی راہنمائی میں ترقی کر سکے اور ظاہر ہے کہ فطرت کے مطابق صحیح راہنمائی وہی کر سکتا ہے جو فطرتِ انسانی کی تمام جزئیات سے واقف ہے اور وہ خالق ہی کی ہستی ہو سکتی ہے نہ کہ کسی اور کی۔

لعلکم تتقون سے اس طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ عبادت کا حکم کسی ایسی غرض کے لئے نہیں جس میں خدا تعالیٰ کا فائدہ ہو بلکہ عبادت کا حکم خود انسان کے فائدہ کے لئے دیا گیا ہے اور اس کی غرض صرف یہ ہے کہ فطرت کے تقاضوں کو صحیح طور پر پورا کر کے انسان کو مکمل بنایا جائے اس مضمون سے ان لوگوں کے شبہات کا بھی ازالہ ہو جاتا ہے جو شریعت کو لعنت قرار دے کر ترک کر چکے ہیں۔ انہوں نے شریعت کو لعنت اسی لئے قرار دیا کہ اس کے احکام کو لغو اور بلا حکمت کے سمجھا اور خیال کیا کہ ان کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ صرف بندوں پر حکومت جتانا چاہتا ہے مگر قرآن کریم میں لکھا ہے کہ ہمارے بتائے ہوئے احکام لغو اور بلا حکمت نہیں بلکہ انسان کو صحیح راستہ پر چلانے کے لئے ہیں اور اسے افراط و تفریط کی راہوں سے ہٹا کر ان اعمال کی طرف توجہ دلانے کے لئے ہیں جن سے اس کی مخفی قوتیں نشوونما پاتی ہیں اور اس قسم کی تعلیم کو لعنت قرار دینے والا عقلمند نہیں کہلا سکتا۔ ایک اندھے کو راستہ کے گڑھے سے ہوشیار کرنے والا کیا لعنت کی تعلیم دیتا ہے کیا کوئی اس اندھے کو کہہ سکتا ہے کہ میاں اس طرح ہوشیار کرنے والے تم کو لعنت کا طوق پہناتے ہیں۔ ایک ڈاکٹر جو مریض کو صحیح پرہیز بتاتا ہے لعنت کا کام نہیں کرتا بلکہ رحمت کا کام کرتا ہے پس شریعت کو لعنت قرار دینے والوں کے دعویٰ کی بنیاد صرف اس پر ہے کہ وہ شریعت کے احکام کو بے حکمت سمجھتے ہیں ممکن ہے ان کے دین کی یہی حالت ہو مگر قرآنی تعلیم کی یہ حالت نہیں وہ تو یہ دعویٰ کرتی ہے کہ اس کی غرض تمہیں نفع پہنچانا اور تباہی کے راستوں سے بچانا ہے۔

بقیہ : صفحہ ۵

انہیں ان کے حقوق مل سکیں یا ان کے مطالبے منظور کئے جا سکیں انہیں کوئی بھی اجرت دی جا سکتی ہے یہ دراصل دوسروں کے لئے لازم ہے کہ وہ دیکھیں کہ انہیں کیا کام دیا جائے جو ان کی اہلیت اور قابلیت کے مطابق ہو اور انہیں معقول اجرت دی جائے۔

اس بات کا تو کوئی جواز ہی نہیں ہے کہ جو زیادہ ذہنی پسماندہ ہیں ان سے بھی غفلت برتی جائے۔ انہیں بھی توجہ کی ضرورت ہے۔ پہلے اپنے خاندانوں سے اور پھر معاشرے کے دوسرے افراد سے جو توجہ انہیں دی جائے گی وہ ہمارے انسانی جذبات کی خوبصورتی کے اظہار کا باعث ہو گی۔ اگر ہم ان کی طرف توجہ نہ کریں تو ہمیں اپنے آپ کو انسان کہلانے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ اور ہم درحقیقت جانوروں سے بھی بدتر ہوں گے کیونکہ جانور اپنے بچوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں اور ان کی حفاظت کرتے ہیں اور بعض اوقات ان کی حفاظت کرتے کرتے اپنی جان بھی دے دیتے ہیں۔

ہم میں سے بعض لوگ نہیں چاہتے کہ ایسے بچے پیدا ہوں۔ آپ بتائیے کہ جب ہم یہ کچھ کر سکیں گے کہ ہم جس قسم کے بچے چاہیں پیدا کریں۔ تو اس وقت دنیا کی حالت کیا ہو گی۔ کیا ہم ان مسائل سے آزاد ہو جائیں گے اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ اگر صرف صحت مند ذہین بچے پیدا ہوں تو وہ بعد میں کسی ذہنی پسماندگی کا شکار نہیں ہو جائیں گے۔

بعض لوگ تو بہت زیادہ ذہین ہیں وہی سب سے زیادہ دنیا کے لئے مسائل کھڑے کرتے ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ ایسے ذہین لوگوں سے محفوظ رکھے اگرچہ اس بات کے متعلق کوشش اور تحقیق تو کی جانی چاہیئے کہ بچے صحت مند پیدا ہوں اور اس کے بعد صحت مند ہی رہیں۔ لیکن جو ہمارے موجودہ حالات ہیں ان میں ہمیں ہر قسم کے لوگوں میں گزارا کرنا ہے۔

علاج اس بات کا یہ ہے کہ جن حالات میں سے ہم گذر رہے ہیں ان کو بہترین طریق سے اپنے کام میں لائیں اور بجائے اس کے کہ ہم ان سے ناراض ہوں یا مایوس ہو جائیں ہمیں اس بات کو تسلیم کر لینا چاہیئے کہ حقائق کیا ہیں اور ان کے مطابق ہمیں اچھے انسانوں کی حیثیت سے بہتر طریق یہ سب سے عزت اور محبت کا سلوک کرنا چاہیئے۔ وہ لوگ جو ذہنی طور پر مریض ہیں پسماندہ ہیں اور انہیں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم ان کی طرف خاص توجہ کریں اور انہیں خاص طور پر محبت دیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم ان کے ساتھ محبت اور شفقت کا سلوک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کریں۔ محبت کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کے خریدنے کے لئے ہمیں مارکیٹ میں جانا پڑے اور اس کی قیمت ادا کرنی پڑے یہ ایک ایسا محترم جذبہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کو عطا کیا ہوا ہے اور یہ بھی خطرہ نہیں ہے کہ کسی وقت یہ کم ہو جائے گا۔ اگر یہ لوگ ہم سے خصوصی توجہ حاصل کریں اور ہم ان کے ساتھ خصوصی محبت کا سلوک کریں تو آپ دیکھیں گے کہ وہ بھی اس کا مثبت جواب دیں گے۔

ذیل کے تراشے کا اردو ترجمہ ۲۴۔ اپریل کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے

BOSNIAN MUSLIMS

From Misbah-ur-Rehman Baber

I invite the attention of Muslim leaders of the Islamic world to the victimization of Bosnian Muslims by the fundamentalist Christians of Serbia.

Almost 50,000 women have been gang- raped, thousands of innocent people killed, several buildings and institutions destroyed and economic structure shattered. But the Organization of Islamic Conference is only threatening the UN verbally and giving time for peaceful solution of the problem through negotiation, while Serbian attacks are continuing and Bosnian Muslims are awaiting the support of their Muslim brothers. Thousands of illegitimate children due to rape are also a serious problem of Bosnian society.

In this connection the role of OIC and Muslim leaders is very disgusting. This hypocritical role of the Muslim world is giving a free hand to the Serbian aggressors to violate and exploit the unarmed people of Bosnia. The discriminating role of the UN in dealing with the Bosnian problem is very much resented in the Muslim world.

Violation and victimization of Bosnian and other Muslims necessitates the declaration of Jehad to protect the innocent people of Bosnia from Serbian brutality. The moral and verbal support for Bosnia cannot remove their wounds and pain. In these circumstances, the fundamental duty of Muslims is to declare Jehad for salvation of the wretched plight of humanity.

Oh great Muhammad Bin Qasim, Tariq Bin Zayad and Salah Ud Din Ayubi! Are you listening?

Abbottabad

The News International, Tuesday April 6 ,1993

غلام مصطفیٰ تبسم

کھیل اور کھلاڑی

○ پاکستان فٹ بال فیڈریشن نے قومی ٹیم کو ورلڈ کپ کوالیفائنگ راؤنڈ میں شرکت کیلئے بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے جس میں ایشیا کے ۲۸ ممالک حصہ لیں گے۔ پاکستان کو پول اے میں رکھا گیا ہے قومی ٹیم کے انتخاب کیلئے ملک کے ۷ شہروں میں حسب روایت اوپن ٹرائلز جاری ہیں۔ جن میں ۱۶۰۔ کھلاڑیوں کا انتخاب عمل میں لایا جائے گا۔ بعد ازاں کیمپ منعقد ہوگا۔ اور پھر حتمی ٹیم کا انتخاب عمل میں آئے گا۔

○ عالمی فٹ بال کپ ۱۹۹۴ء کے ایشین زون کوالیفائنگ راؤنڈ میں پاکستان کو مضبوط حریفوں سے مقابلہ کرنا ہوگا۔ پندرھویں عالمی فٹ بال چیمپئن شپ اگلے برس امریکہ میں ہو رہی ہے۔ پاکستان فٹ بال فیڈریشن کی جانب سے جاری کئے جانے والے پروگرام کے مطابق پاکستان کا اپنے گروپ میں چین، یمن، عراق اور اردن جیسی مضبوط ٹیموں سے آمنا سامنا ہوگا۔ ہر گروپ سے صرف ایک ٹیم اگلے مرحلہ میں کھیلنے کی حقدار ہوگی۔ اس گروپ کے میچ چین، جاپان اور اردن میں کھیلے جائیں گے۔

پاکستان اپنا پہلا میچ چین کے خلاف ۲۲۔ مئی کو عمان (اردن) میں کھیلے گا۔ جب کہ چین میں مقابلے ۱۲ جون سے شروع ہونگے۔ پاکستانی ٹیم کے میچوں کا پروگرام اس طرح سے ہے۔

پاکستان	بمقابلہ چین	۲۲۔ مئی
پاکستان	بمقابلہ یمن	۲۴۔ مئی
پاکستان	بمقابلہ عراق	۲۸۔ مئی
پاکستان	بمقابلہ اردن	۳۰۔ مئی
پاکستان	بمقابلہ چین	۱۲۔ جون
پاکستان	بمقابلہ یمن	۲۴۔ جون
پاکستان	بمقابلہ عراق	۱۸۔ جون
پاکستان	بمقابلہ اردن	۲۰۔ جون

○ ویسٹ انڈیز کی ۶۴ سالہ تاریخ دلچسپ اعداد و شمار سے بھری پڑی ہے۔ لیکن ہم یہاں قارئین کی دلچسپی کیلئے صرف پاکستان اور ویسٹ انڈیز کے درمیان کھیلے گئے ٹیسٹ میچوں کا مختصر جائزہ پیش کرتے ہیں۔ اب تک دونوں ملکوں کے درمیان پاکستان میں کل ۱۵ میچ کھیلے گئے۔ ان میں سے ۴ پاکستان اور ۴ ویسٹ انڈیز نے جیتے جب کہ سات برابر رہے۔ ویسٹ انڈیز میں ۱۳۔ میچ کھیلے گئے۔ ۶ ویسٹ انڈیز نے جیتے اور ۳۔ پاکستان نے اور ۴ برابر رہے۔

۵۸ - ۱۹۵۷ء میں عبدالحفیظ کاردار کی قیادت میں پاکستانی ٹیم ویسٹ انڈیز گئی۔ اس یادگار سیریز میں کئی نئے ریکارڈ قائم ہوئے۔ پاکستان ۱ - ۳ سے شکست کھا گیا۔ شکست کے باوجود پاکستانی کرکٹ ٹیم نے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ برج ٹاؤن کے پہلے ٹیسٹ کی دوسری اننگز میں حنیف محمد نے ۳۳۷ رنز ناقابلِ فراموش اننگز کھیلی۔ بولنگ میں فضل محمود نے سیریز میں ۲۰ وکٹ حاصل کئے۔ عظیم گیری سوبرز نے تیسرے ٹیسٹ میں ۳۶۵ ناٹ آؤٹ کا عالمی ریکارڈ قائم کیا جو آج تک قائم ہے۔ کنگسٹن اوول میں کھیلا گیا پہلا ٹیسٹ برابر رہا۔ کوئنز پارک اوول کے دوسرے ٹیسٹ میں ویسٹ انڈیز نے ۱۲۰ رنز سے فتح حاصل کی۔ تیسرا ٹیسٹ جمیکا کے سبینا پارک میں ہوا۔ جس میں پاکستان کو ایک اننگز اور ۱۷۴ رنز سے شکست ہوئی۔

۵۹ - ۱۹۵۸ء میں ویسٹ انڈیز کی ٹیم پہلی بار پاکستان آئی۔ پاکستان نے سیریز ۲ - ۱ سے جیت لی۔ کراچی میں پہلا ٹیسٹ دس وکٹوں سے جیتا۔ اس ٹیسٹ میں فضل محمود نے کیریئر کی ۱۰۰ وکٹیں مکمل کیں۔ ان کا سواں شکار سوبرز تھے۔ دوسرا ٹیسٹ ڈھاکہ میں ہوا۔ دونوں اننگز میں فضل محمود نے ۶ - ۶ وکٹیں لیں اور فتح پاکستان کی جھولی میں ڈالی۔ آخری ٹیسٹ لاہور کے باغ جناح میں کھیلا گیا۔ مہمان ٹیم نے اس میں ایک اننگز اور ۱۵۶ رنز سے فتح حاصل کر لی۔ ۱۶ سال بعد ویسٹ انڈیز کی ٹیم ۷۶ - ۱۹۷۵ء میں دو ٹیسٹ کھیلنے پاکستان آئی۔ یہ دونوں ٹیسٹ برابر رہے۔ ۷۷ - ۱۹۷۶ء میں پاکستانی ٹیم ویسٹ انڈیز گئی۔ اس دورے میں پانچ ٹیسٹ کھیلے گئے۔ اس میں مشتاق محمد پاکستانی ٹیم کے کپتان تھے۔ سیریز انتہائی دلچسپ رہی۔ لیکن پاکستان ۱ - ۲ سے ہار گیا۔ ۸۱ - ۱۹۸۰ء میں کلائیو لائیڈ ٹیم لے کر آئے ۴ میں سے ۱ میچ انہوں نے جیتا۔ ۳ برابر رہے۔ اقبال سٹیڈیم فیصل آباد میں مہمان ٹیم نے دوسرا ٹیسٹ جیتا۔ پاکستانی ٹیم کے کپتان میانداد تھے۔

۸۷ - ۱۹۸۶ء میں پاکستانی ٹیم نے عمران خان کی قیادت میں ویسٹ انڈیز کی میزبانی کا شرف حاصل کیا۔ رچرڈز کپتان تھے۔ اور تین ٹیسٹوں کی سیریز کھیلی۔ پہلا ٹیسٹ پاکستان نے ۱۸۶ رنز سے جیت لیا۔ اس کی وجہ عمران اور عبدالقادر کی خطرناک بولنگ تھی۔ ویسٹ انڈیز کو جیتنے کے لئے ۲۴۰ رنز درکار تھے۔ کہ پوری ٹیم ۵۳ پر آؤٹ ہو گئی۔ عمران نے ۴ اور عبدالقادر نے ۶ کھلاڑی آؤٹ کئے۔ لاہور ٹیسٹ ویسٹ انڈیز نے جیتا جبکہ کراچی میں ٹیسٹ برابر رہا۔ ۸۸ - ۱۹۸۷ء میں عمران ٹیم لے کر گئے۔ یہ سیریز اپنی دلچسپی کی وجہ سے یادگار رہے گی۔ جارج ٹاؤن میں پہلے ٹیسٹ میں پاکستان نے ۹۔ وکٹوں سے فتح حاصل کی۔ عمران نے ۱۱ وکٹیں لیں۔ میانداد نے ویسٹ انڈیز کے خلاف پہلی ٹیسٹ سنچری بنائی دوسرا ٹیسٹ پورٹ آف سپین میں کھیلا گیا۔ جو سنسنی خیزی کے بعد ڈرا ہوا۔ میانداد نے دوسری اننگز میں سنچری سکور کی۔ برج ٹاؤن باربیڈوس میں آخری ٹیسٹ میں میزبان ٹیم امپائرز کی دھاندلی کے باعث سیریز برابر کر دی۔ اگر امپائرنگ غیر جانبدار ہوتی تو پاکستان سیریز ۳ - ۰ سے جیت جاتا۔ ۹۱ - ۱۹۹۰ء میں ویسٹ انڈیز ٹیم ہینز کی قیادت میں پاکستان آئی۔ عمران خان کی قیادت میں پاکستانی ٹیم گراؤنڈ میں اتری نتیجہ ۱ - ۱ سے برابر رہا۔

پاکستانی ٹیم جو اس سال وسیم اکرم کی قیادت میں چھ سال بعد ویسٹ انڈیز کے دورہ پر ہے۔

درخواست دعا

○ محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم قریشی مختار احمد صاحب آف عزیز آباد کراچی تشویشناک طور پر بعض عوارض کی وجہ سے علیل ہیں۔

○ مکرم جمشید منور بیت النعیم دار النصر وسطی ربوہ کی والدہ صاحبہ بلڈ پریشر۔ شوگر اور گردے میں تکلیف کیوجہ سے بیمار رہتی ہیں۔

○ مکرم نصیر احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ تنزانیہ کا بیٹا عزیز شاہ بلال لاہور میں گذشتہ چند دنوں سے بوجہ بخار سخت بیمار ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ کے خسر محترم بشیر الدین احمد خاکی صاحب گذشتہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں اور اسلام آباد میں زیر علاج ہیں۔

○ محترمہ ڈاکٹر امۃ المتین زہرہ صاحبہ لاہور کینٹ کی طبیعت بہت علیل ہے۔

○ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب سابق مربی امریکہ گرمی کی شدت کی وجہ سے بخار میں مبتلا ہیں۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

خط پوسٹ کرنے سے پہلے یہ ضرور دیکھ لیں کہ اس پر ٹکٹ لگی ہوئی ہے اور ٹکٹ ہے بھی اتنی رقم کی جتنی کی لگنی چاہیئے ہمیں بعض خطوط ایسے ملتے ہیں جن پر یا تو ٹکٹ لگی ہوئی ہی نہیں ہوتی یا ضرورت سے کم ٹکٹ لگی ہوتی ہے۔ یہ بات نامناسب ہے۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۵ مئی۔ گرمی اور لُو کا سلسلہ جاری ہے۔ رات کو مقابلۃً ٹھنڈ ہو جاتی ہے۔

○ وزیراعظم بلخ شیر مزاری نے کہا ہے کہ سابق حکمرانوں کے خلاف مقدمے خصوصی عدالتوں میں چلیں گے۔ انہوں نے کہا کہ احتساب کمیٹی نواز شریف یا ان کے ساتھیوں کے خلاف جو مقدمات قائم کرے گی انہیں عام یا خصوصی عدالتوں میں بھیجنے کا انحصار مقدمے کی نوعیت پر ہوگا۔

○ وزیراعظم نے سینٹ سے خطاب کرتے ہوئے یقین دلایا کہ عام انتخابات ۱۴ جولائی کو آزادانہ منصفانہ اور غیر جانبدارانہ ہونگے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں ملک کے اہم مسائل پر تفصیل سے بیان دیا۔

○ سابق وزیر اعظم اور پاکستان پیپلز پارٹی کی شریک چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ آئندہ عام انتخابات پاکستان کے لئے انتہائی اہم ہیں۔ ہم نے پاکستان کو دنیا کے سامنے ایک جمہوری ملک کے طور پر پیش کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ عام انتخابات کے نتیجے میں ایک مضبوط اور پائیدار حکومت قائم ہوگی۔ اور عوام کا اعتماد بحال ہوگا۔ امریکہ کے مشہور ٹیلی ویژن سی این این سے ایک انٹرویو میں جو انہوں نے امریکہ میں دیا ہے محترمہ نے کہا کہ پاکستان ایک امن پسند ملک ہے اور کسی کے خلاف دہشت گردی نہیں کر رہا انہوں نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کو بری طرح پامال کیا جا رہا ہے حتیٰ کہ عورتوں اور بچوں پر بھی ظلم و تشدد جاری ہے۔ محترمہ کا یہ انٹرویو ۴ اور ۵ مئی کی درمیانی رات پاکستان کے وقت کے مطابق نصف شب کو نشر کیا گیا۔

○ آرمینیا کی فوج نے آذربائیجان کا وہ علاقہ خالی کرنا شروع کر دیا ہے جس پر اس نے پچھلے سال قبضہ کر لیا تھا۔ یہ کارروائی سلامتی کونسل کی قرارداد کی تعمیل میں کی گئی ہے۔

○ سینٹ میں گذشتہ روز قومی اسمبلی کی برطرفی کے خلاف تحریک استحقاق پیش کر دی گئی۔ یہ تحریک جماعت اسلامی کے سینیٹر پروفیسر خورشید احمد نے پیش کی۔ تحریک کی اہمیت کے پیش نظر چیئرمین سینٹ نے تمام اراکین کو بحث میں حصہ لینے کی خصوصی اجازت دی۔ اراکین نے کہا کہ صدارتی اقدام سے ساری دنیا میں ہمارا منہ کالا ہو گیا ہے۔ صدر وزیر اعظم کو ہٹانے کا مجاز نہیں ہے۔ پروفیسر خورشید نے کہا کہ صدر اور وزیر اعظم نے ذاتی اَنا کا مسئلہ بنا کر پوری قوم کو داؤ پر لگا دیا ہے۔

○ سابق وزیر اعظم میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ عوام نے صدر کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی جمہوریت کی دشمن ہے۔ انہوں نے کہا کہ جان کی قربانی دے دوں گا۔ خون کا آخری قطرہ بہا دوں گا۔ مگر غریبوں کا ساتھ نہیں چھوڑوں گا۔ سابق وزیر اعظم لاہور سے ملتان ٹرین کے ذریعے روانہ ہوئے۔ ریلوے اسٹیشن پر عوام کا زبردست ہجوم تھا۔ لاہور میں اور راستہ کے سٹیشنوں پر سابق وزیر اعظم کا بھرپور استقبال کیا گیا انہوں نے الزام لگایا کہ صدر نے قومی اسمبلی توڑ کر ملکی معیشت مفلوج کر دی ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو امریکہ میں سابق صدر جمی کارٹر کی مہمان ہونگی امریکی ٹیلی ویژن ادارے سی این این کی نیوز کانفرنس میں محترمہ کے علاوہ سابق صدر جمی کارٹر اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر بطرس غالی کے علاوہ اہم رہنما شریک ہو رہے ہیں۔ اس نیوز کانفرنس کی کوریج کے لئے ۶۷ ممالک کے ۲۰۰ ٹی وی رپورٹرز پہنچ چکے ہیں۔

○ پورٹ قاسم کو نجی شعبہ کے حوالے کرنے کا کام روک دیا گیا ہے۔

○ امریکی حکام نے کہا ہے کہ پاکستان کو دہشت گردی کے الزامات سے بری نہیں کیا گیا۔ امریکی محکمہ خارجہ بڑی احتیاط سے شہادتیں جمع کر رہا ہے۔

○ وزیر اعظم نے سینٹ میں مسٹر طارق چوہدری کو قائد ایوان نامزد کر دیا ہے۔

○ پاکستان کی شاہراہوں پر چلنے والے ٹرکوں پر جو نقش و نگار بنے ہوتے ہیں ان کو جرمنی کی ایک نمائش میں "بہترین آرٹ" قرار دیا گیا ہے۔

○ سرحد کابینہ میں پیپلز پارٹی کی شمولیت التوا میں پڑ گئی ہے۔ پیپلز پارٹی ۷ وزارتیں چاہتی ہے جبکہ ۵ کی پیشکش کی گئی ہے۔

○ وزیر اعظم بلخ شیر مزاری سری لنکا کے آنجہانی صدر مسٹر راناسنگھے پریماداسا کی آخری رسوم میں شرکت کے لئے کولمبو جائیں گے۔ ان کے ہمراہ وزیر خارجہ شریف الدین پیرزادہ اور اعلیٰ افسران بھی ہوں گے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں سری نگر سے ۷۰ کلومیٹر دور کلگام کے علاقے میں بھارتی فوجیوں کی ایک جیپ کو حریت پسندوں نے تباہ کر دیا جس سے ۹ بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ اس واقعے کے فوراً بعد کلگام سے سینکڑوں لوگ بھارتی فوج کی جوابی کارروائی کے ڈر سے اپنے گھر چھوڑ کر نامعلوم مقامات کی طرف چلے گئے اس کے باوجود بھارتی فوج نے اندھادھند گرفتاریاں شروع کر دیں۔ کپواڑہ کے مقام پر ایک اور جھڑپ میں بھارتی فوجیوں کے ہلاک اور زخمی ہونے کی اطلاع ملی ہے

○ بھارت کی شمال مشرقی ریاست تری پورہ میں مسلم کش فسادات کے دوران ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۱۵۰ تک پہنچ گئی ہے متعدد جگہوں پر کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ پولیس اور نیم فوجی دستے مختلف جگہ پر متعین کر دیئے گئے ہیں۔ ریاست کے وزیر اعلیٰ نے مرکز سے مزید فوج طلب کر لی ہے۔

○ غزہ کے علاقے میں اسرائیل کی فوج کی فائرنگ سے ۵ فلسطینی ہلاک اور ۲۵ زخمی ہو گئے۔ اسرائیلی فوج نے احتجاج کرنے والے فلسطینیوں پر گولی چلا دی تھی یہ فلسطینی اپنے ان چار ساتھیوں کی ہلاکت پر احتجاج کر رہے تھے جن کو چیک پوسٹ پر اسرائیلی فوج نے ہلاک کر دیا تھا۔

○ وزیر اعظم مسٹر بلخ شیر مزاری نے کہا ہے کہ نواز شریف حکومت کے اقتصادی اقدامات کو بریک نہیں لگائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف دور حکومت میں سیاسی مخالفین کو دہشت زدہ کیا گیا۔ صحافیوں کو انتقامی کارروائی کا نشانہ بنایا گیا۔ عام آدمی کی زندگی قابل رحم بن گئی۔ انہوں نے یہ باتیں سینٹ سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔

راولپنڈی اسلام آباد میں معیار اور کفایت کے لئے فریج، فریزر، کوکنگ رینج، گیزر، واشنگ مشین، ہیٹر، چولہے اور پنکھے۔

احمد برادرز

شہناز پلازا چاندنی چوک سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی — فون ۴۲۰۹۵۸

پمپ گھریلو استعمال کے ہر قسم کے پمپ خریدنے اور مکمل فٹنگ کروانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔

خان سینیٹری ورکس

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ — فون نمبر ۸۳۱

پتہ

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

DWARFISHINESS COURSE	100	چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	35	بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE	20	مٹی چھوڑ کورس
BABY GROWTH COURSE	30	بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE	60	سوکھا پن کورس
BABY TONIC	12	بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	20	آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULER TEETH CURE	20	بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

کیور۔ ہومیوپیتھی میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

گول بازار۔ ربوہ پاکستان۔ فون آفس 771 کلینک 606